السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک نوجوان اسلام کے ارکان خمسہ کی تو اس طرح پابندی کرتا ہے جس طرح اللہ تعالی نے حکم دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے یعنی اس نے واجبات ومنہیات کو یکجا کر رکھا ہے تو اس شخص کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

توبہ کا دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا ہے لہذا ہر کافر اور گناہگار کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالی کے حضور خالص توبہ کرلے اور وہ اس طرح کہ ماضی میں جو کفر ومعصیت کا ارتکاب ہوا، اس پر ندامت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالی کے خوف اور تعظیم کی وجہ سے اسے فوراترک کردے اور یہ عزم صادق کرلے کہ آئندہ اس کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ جب آدمی اس طرح توبہ کرے تو اللہ تعالی تمام سابقہ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ۳۱/۲۴)

''اور مومنو!سب اللہ کے آگے توبہ کروتاکہ فلاح پاو۔''

نیز فرمایا:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ (طہ ۲۰/۸۲)

''اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے، عمل نیک کرے، پھر سیدھے راستے پر چلے، اس کو میں ضرور بخش دینے والا ہوں۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے او توبہ بھی پہلے ک تمام گناہوں کو مٹادیتی ہے۔ ''مسلمان کے حق میں توبہ کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ ظلم سے اگر کسی کا حق چھینا ہے تو اسے واپس لوٹا ئے یا اس سے معاف کروائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اگر کسی نے اپنے بھائی کی کوئی چیز ظلم سے حاصل کی ہو تو اس سے آج ہی معاف کروالے قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں انسان کے پاس کوئی دینار یا درہم نہ ہوگا۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی برائیوں کو اس پر لاد دیا جائے گا۔'' (بخاری) اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں۔

[فتاویٰ ابن باز]